ماہنامہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر - صادق محمد طاہر

جلد نمبر ۳ ماہ اخاء ۱۳۷۶ ہجری شمسی مطابق اکتوبر ۱۹۹۷ء شمارہ نمبر ۱۰

"بچوں کے دلوں میں وہ ہیجان پیدا کریں جو ہیجان ان کو واپس خدا کی طرف کھینچ لائے"

مغربی معاشرہ میں پلنے والی نئی نسل اور ان کے والدین کو حضور انور کا ایک انتباہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ اکتوبر کو وینکوور (کینیڈا) میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کا ایک حصہ مغربی معاشرہ میں پلنے والی نئی نسل کی تربیت سے تعلق رکھتا ہے اس بارہ میں حضور انور نے اپنے قیمتی ارشادات و ھدایات سے نوازتے ہوئے والدین کو فکر کے ساتھ تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ خطبہ کا وہ حصہ احباب جماعت کے فوری استفادے کے لئے مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی نے ارسال فرمایا ہو کہ ان کے شکریہ کے ساتھ ھدیہ قارئین ہے۔

حضور انور نے فرمایا "..... تربیت کے لحاظ سے ابھی بہت توجہ کی ضرورت ہے مجھے جو خاندانوں سے ملاقات کے فائدے پہنچے ہیں ان میں ایک یہ فائدہ بھی ہے کہ میں نوجوان، بچیوں اور بچوں کے آثار سے انداز لگا لیتا ہوں کہ ان کا رخ کس طرف ہے اس دفعہ جو خاندانی ملاقاتیں ہوئی ہیں ان میں خصوصاً احمدی بچیوں کی طرف سے میرے دل کو بہت دکھ پہنچا ہے کیونکہ ان کی طرز ہی ایسی تھی جیسے وہ باہر کا رستہ اختیار کر چکی ہیں۔ ان کی سجاوٹ، سج دھج اور لباس کی طرز اور پھر بے پردگی، یہاں تک کہ سر سے پلو ڈھلکتا تھا تو ماں توجہ دلاتی تھی کہ اس شخص کے سامنے نہ کرو یعنی گویا باہر ویسے پھرتی رہو کوئی اعتراض نہیں مگر میرے سامنے سر ڈھانپ کر بیٹھو یہ درست طریق نہیں ہے یہ حقیقت میں تقویٰ کے خلاف بات ہے۔

جس حالت میں آپ ہیں اسی حالت میں میرے سامنے آئیں معمولی ادب اور احترام اپنی جگہ ہوا کرتا ہے لیکن اس قسم کے سر ڈھانکنے سے بات نہیں ڈھک سکتی جو حقیقت ہے وہ تو مجھ پر فوراً ظاہر ہو جاتی ہے نظر ڈالتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ بچیاں ہماری رہی بھی ہیں کہ نہیں غیروں کی تو نہیں ہو چکیں اور افسوس کی بات ہے کہ ماں باپ کو، بچپن سے ان کے حالات دیکھنے کے باوجود اس طرف توجہ نہیں ہوئی اور یہی کافی سمجھتے رہے ہیں کہ دینی علم نہ سہی دنیاوی علم میں بڑی ترقی کر رہی ہیں اور بڑی سمارٹ ہیں اور سکول و کالج میں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔

یہ درست ہے کہ ہر جگہ پردے کو انتہائی شدت سے نافذ نہیں کیا جا سکتا لیکن دوسری تہذیب سے متاثر ہو کر اگر آپ اپنی اعلیٰ اقدار کو چھوڑ دیں اور اپنی بچیوں اور بچوں کو غیروں کی طرف جانے دیں تو آپ کا مستقبل لٹ جائے گا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ سکھوں سے فائدہ اٹھائیے۔ دیکھو سکھوں کی پہلی نسل نے اپنی قدیم روایات کو مضبوطی سے پکڑا ہے ایک ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کی کہ ان کی پگڑیاں اور ان کی داڑھیاں ان کے متعلق دنیا پہ کیا تاثر پیدا کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ساری دنیا اس پہلو سے ان کی عزت پر مجبور ہے اور کبھی کسی جگہ بھی ان کو قدامت پسند نہیں سمجھا گیا انہوں نے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے معاشرے میں۔ لیکن ان کے بعد کی جو نسلیں ہیں ایک نسل چھوڑ کے دوسری نسل وہ اس پہلو سے بزدلی دکھا گئیں اور اب اگر آپ ان کی نسلوں کو، بچوں کو یہاں دیکھیں تو کچھ بھی انہوں نے ماضی کا باقی نہیں رہنے دیا بظاہر صرف پگڑی اتاری ہے اور داڑھی مونڈی ہے مگر اس روایت نے ان کی اعلیٰ اخلاقی اقدار اور دیگر ایسی خوبیوں کو جس کے ذریعہ سے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی دولت کمانے کے اہل تھے ان کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔

بعض روایتیں پکڑنی چاہئیں اس پہلو سے کہ وہ ہمارے اندرونی کردار کی حفاظت کرتی ہیں اس پہلو سے لباس بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے اگر لباس ایسا ہو کہ جیسا معاشرے میں غیر ذمہ دار لوگوں کا لباس ہوا کرتا ہے تو اس تھوڑے سے فرق کے نتیجے میں بھی آپ کی تمام سابقہ روایات ملیامیٹ ہو سکتی ہیں بس یہ پہلو ایسا ہے جس میں میں سمجھتا ہوں کہ اگر ونکوور کا یہ حال ہے تو ٹورانٹو کا بھی ایسا ہی ہو گا اور باہر سے آنے والے

*** باقی صفحہ ۲ پر ***

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے

روحانی فائدہ بھی انہیں کو پہنچتا ہے جو آپ کوشش کرتے ہیں۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ اور افضل تھے مگر انہوں نے بھی دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اٹھائے۔ دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا تو ایسا نہ کرتا مگر اس نے دنیا بھر کے لئے بھی یہی قانون رکھا ہے کہ محنت سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں کیلئے انسان کیسے کیسے دکھ اٹھاتا اور کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے کچھ بھی محنت اور سعی نہیں کرنی چاہیئے؟ اگر تھوڑا سا مقدمہ آ جاوے تو بچارا انسان اس کے واسطے کہاں کہاں سے سفارشیں لاتا ہے اور کس قدر خرچ کرتا ہے اور کتنی کوشش کرتا ہے اور اگر باوجود اتنی کوشش کے وہ مقدمہ خارج ہو جاتا ہے تو پھر اپیل کراتا ہے بلکہ اگر وہ بھی خارج ہو جاتی ہے تو پھر کیسی کیسی مصیبتیں برداشت کر کے اپیل در اپیل کرتا اور کیا کیا گذرتا ہے تو کیا دین کو ہی ایسا سمجھا جاتا ہے کہ وہ محض پھونک مارنے اور کسی ورد وظیفہ کے کرنے سے حاصل ہو جائے گا اور یونہی آرام طلبی سے گذارنے پر اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی؟ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے:

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔

کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف زبانی قیل و قال پر ہی ان کو چھوڑ دیا جائے گا اور صرف اتنا کہنے سے ہی کہ ہم ایمان لے آئے دین دار سمجھے جائیں گے۔ اور ان کا امتحان نہ ہو گا بلکہ امتحان اور آزمائش کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہیں کرتا دیندار نہیں بن سکتا۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳)

جماعت احمدیہ جرمنی میں ریجنز کی تشکیل نو، 2 لوکل امارات اور 15 ریجنز کا قیام

ریجنل امراء اور جملہ عہدیداران کے اجلاسات کا انعقاد

تبلیغی اور تربیتی امور پر محترم امیر صاحب جرمنی کا عہدیداران سے خطاب

جماعت احمدیہ جرمنی خدا کے فضل سے جہاں تعداد کے لحاظ سے وسعت اختیار کرتی جا رہی ہے وہاں انتظامی تقاضے بھی وسعت پذیر ہیں چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر یکم ستمبر ۱۹۹۷ء سے ریجنز کی تقسیم نو کر کے بعض نئے امراء کا تقرر عمل میں لایا گیا اس لحاظ سے ریجنل امراء کے ساتھ نئی مجلس عاملہ کی نامزدگی سے خدمتگاروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ (الحمد للہ)

اس سلسلے میں ۲۷ ستمبر ۱۹۹۷ء کو جرمنی بھر کے چار مراکز میں اجلاسات کا انعقاد کیا گیا جن میں مربیان کرام اور ریجنل امراء صاحبان کے ساتھ صدران مقامی، قائدین مقامی اور دیگر عہدیداران نے شمولیت کی اور مختلف مرکزی نمائندگان نے بھی ان مقامات پر جا کر انتظامی معاملات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ دیگر ھدایات بہم پہنچائیں۔

چنانچہ اس ضمن میں جرمنی کے جنوبی حصہ کے ریجنز کا اجلاس ناصر باغ (گروس گیراؤ) میں منعقد کیا گیا جس کی صدارت امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ جرمنی نے فرمائی۔ دعا کے ساتھ آغاز کے بعد محترم امیر صاحب نے انتظامی امور کے تقاضوں کے پیش نظر کی جانے والی تبدیلیوں کی ضرورت کے ساتھ ساتھ اس اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بہت توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ جن خطوط پر کام ہونا چاہیئے تھا اس طرح کام نہیں ہوا اور ہم اپنے ٹارگٹ کو پورا نہ کر سکے۔ چنانچہ خلیفہ وقت کی طرف سے فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے سلسلے میں جو بار بار یاددہانیاں ہوتی رہتی ہیں ان کو سامنے رکھ کر حقیقی طور پر داعی الی اللہ بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

لوگوں کو زندہ خدا کی طرف بلاتے ہوئے اپنے عملی نمونہ سے یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ میں یہ بننا

*** باقی صفحہ ۳ پر ***

نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کا ہالینڈ میں پہلا سیمینار "النور ۱۹۹۷ء"

تربیتی و انتظامی امور کے علاوہ بعض تفریحی پروگرام بھی منعقد کئے گے

(نمائندہ خصوصی اخبار احمدیہ کے قلم سے) جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ نے بیت النور (نن سپیت) ہالینڈ میں ۱۹ تا ۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء پہلا سیمینار منعقد کیا جس کو "النور ۹۷ء" کا نام دیا گیا۔ اس سیمینار میں جملہ مبلغین سلسلہ جرمنی، نیشنل سیکرٹریان اور ریجنل امراء نے شرکت کی اور مختلف نشستوں میں تین روز تک تربیتی اور انتظامی امور پر تفصیل سے غور کیا۔

اس دوران مجلس عاملہ کا ماہانہ اجلاس بھی ہوا۔ اور ہالینڈ کی روایتی سواری اور ورزش "سائیکلنگ" سے بھی لطف اٹھایا گیا۔

پروگرام کے مطابق مجلس عاملہ جرمنی کا قافلہ ۱۹ ستمبر بروز جمعہ کی صبح آٹھ بجے مسجد نور فرینکفرٹ سے بذریعہ بس امیر صاحب جرمنی کی قیادت میں روانہ ہوا بعض

*** باقی صفحہ ۳ پر ***

تحریک جدید ـــــ ایک بابرکت الٰہی تحریک

نیشنل سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے ایک گفتگو

تحریک جدید کو جماعت احمدیہ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور اس کا مالی سال یکم نومبر سے شروع ہو کر ۳۱ اکتوبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں مکرم و محترم حمید اللہ صاحب ظفر نیشنل سیکرٹری تحریک جدید نے ایک ملاقات میں شعبہ تحریک جدید جرمنی کے بارہ میں جو معلومات بہم پہنچائیں ازدیاد علم و ایمان کی خاطر احباب کی خدمت میں پیش کی جارہی ہیں۔ ـــــ (مدیر)

تحریک جدید ایک ایسی بابرکت تحریک ہے جس کا اجراء آج سے تریسٹھ سال قبل سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدائی بشارات کی روشنی میں فرمایا۔ حضورؓ نے بارہا اس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے احباب کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی اور اسے ایک الٰہی تقدیر کے تابع تحریک قرار دیا نیز احمدیت کے قیام کی غرض و غایت کو پورا کرنے کے لئے یہ ایک انتہائی اہم تحریک ہے۔

چنانچہ اس ضمن میں حضورؓ نے فرمایا "ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا بیکار ہے۔" (بدر ۴ جنوری ۱۹۵۴ء)

خاکسار کو اپریل ۱۹۹۶ء سے بطور سیکرٹری تحریک جدید جرمنی خدمات بجالانے کی سعادت مل رہی ہے۔ سب سے پہلے تو ہم نے ریکارڈ کا جائزہ لے کر اس کی تکمیل کا کام کیا اور پھر وعدہ جات اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کی تو ۹۶-۱۹۹۵ کا بجٹ جو کہ مجلس شوریٰ جرمنی کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا وہ آٹھ لاکھ جرمن مارک کا تھا مگر وعدہ جات ساڑھے چھ لاکھ کے تھے گویا ڈیڑھ لاکھ مارک کی کمی تھی چنانچہ دعاؤں کے ساتھ اور خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے تمام ریجنز اور جہاں تک ممکن ہوا بعض جماعتوں کا دورہ کر کے متعلقہ جماعتوں کے صدران مقامی اور سیکرٹریان تحریک جدید کی خدمت میں وعدہ کنندگان کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ معاونین خصوصی بنانے کے لئے درخواست کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک ہزار مارک پیش کرنے والے ۸۰ معاونین خصوصی میسر آئے۔ ان معاونین خصوصی کی تلاش کے سلسلے میں سالانہ بجٹ چندہ عام وغیرہ سے راہنمائی حاصل کی گئی۔ ہر جگہ احباب نے بھرپور تعاون فرمایا اور دیوانہ وار خدا کی راہ میں اپنا مال پیش کیا۔

اسی طرح نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ بھی ایک میٹنگ میں تعاون کی درخواست کی گئی تو انہوں نے بہت محنت کے ساتھ اس کام کو سرانجام دینے میں مدد کی۔ ان کوششوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی اور نہ صرف یہ کہ بجٹ پورا ہوگیا بلکہ چونتیس ہزار زائد وصولی ہوئی جو کہ جماعت احمدیہ پر خدا کے فضلوں اور احسانات کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے

تمام احباب نے جذبہ قربانی و خدمت کی مثال قائم کی اور خدا کے فضل سے بارہ ہزار سے زائد مجاہدین نے اس تحریک میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ قربانی کی اس جدوجہد میں بعض ایمان افروز مثالیں بھی دیکھنے میں آئیں جن میں سے صرف دو مثالیں بطور نمونہ پیش ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ خدا نے اپنی اس جماعت کے مخلصین کے دلوں میں دنیا کی محبت سرد کردی ہے اور وہ خدا کی رضا کی خاطر ہر ممکن سعی بجالاتے ہیں۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور سیکرٹری صاحبہ تحریکات کے ساتھ ایک میٹنگ میں جب ساری صورتحال پیش کی گئی تو صدر صاحبہ نے دریافت کیا کہ کیا زیور بھی پیش کیا جاسکتا ہے یا نہیں، خاکسار نے اثبات میں جواب دیا اور یہ خیال تھا کہ ممبرات کو تحریک کریں گی۔ چند دن بعد نیشنل امین صاحب نے بتایا کہ آپ کی ایک رقم امانت پڑی ہوئی ہے معلوم ہوا کہ محترمہ صدر صاحبہ نے اپنا ذاتی زیور تحریک جدید کے لئے پیش کردیا تھا جو کہ سال کے ان آخری دنوں میں حیرت انگیز طور پر جلدی فروخت ہوگیا اس طرح صدر صاحبہ نے قربانی کی اپنی مثال قائم کی۔

اسی طرح ڈارمسٹڈ ریجن کی ایک میٹنگ میں دس ہزار کی امید تھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیرہ ہزار مارک کے وعدہ جات موصول ہوگئے۔ جب ہم وہاں سے واپسی کے لئے روانہ ہونے لگے تو اندازاً بیس سال کی عمر کے ایک نوجوان نے میرے ہاتھ میں ایک رقعہ تھمایا جو میں نے گاڑی میں بیٹھ کر کھولا تو اس میں ایک ہزار مارک کا وعدہ درج تھا۔ دل سے اس نوجوان کے لئے دعائیں پھوٹیں اور جماعت احمدیہ کی نئی نسل اور اس کے درخشندہ مستقبل کے بارہ میں خدا کی بارگاہ سے مزید یقین پیدا ہوگیا کہ اس جماعت کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ اللہ ہماری آئندہ نسلوں کو اسی طرح جذبۂ قربانی و ایثار سے سرشار رکھے اور ان کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرماتا چلا جائے۔

امسال ۹۷-۱۹۹۶ کا ٹارگٹ آٹھ لاکھ پچیس ہزار مارک ہے جبکہ مجاہدین کی تعداد میں اللہ کے فضل سے دو ہزار سے زائد کا اضافہ ہوا ہے اس بار بھی قریباً تمام ریجنز کا دورہ مکمل کرلیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ مزید مجاہدین اس میں شامل ہوں گے اور وصولی ٹارگٹ سے زائد ہوگی۔ (انشاء اللہ)

اس بارہ میں عہدیداران اور احباب کی خدمت میں یہ گذارش کرنا ضروری سمجھوں گا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق ایک تو ہر احمدی کو اس

★★★ باقی صفحہ ۴ پر ★★★

بقیہ :- مغربی معاشرہ میں پلنے والی نئی نسل اور ان کے والدین کو حضور انور کا انتباہ

دوسرے لوگوں کے اوپر اسی بیماری نے حملہ کیا ہوگا۔

بعض جگہ میں نے دیکھا اور سمجھایا بھی ایک دفعہ پھر اب میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ طریق درست نہیں ہے یہ دین کے لحاظ سے بہت نقصان دہ ہے آپ غیروں کو تو اپنی طرف کھینچیں یعنی آپ میں سے وہ جو اعلیٰ اخلاقی اقدار کے حامل ہیں جتنا چاہیں غیروں کو کھینچیں اگر اپنے بچے ہاتھوں سے نکل رہے ہوں تو کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ آپ کی نسلیں برباد ہوجائیں گی آج نہیں تو دو دھاکوں کے اندر آپ کچھ اور کیفیت پائیں گے ایسے احمدیوں سے ہمیں ایک ذرہ بھی دلچسپی نہیں جو اس طرح باہر کی طرف بے لگام دوڑے پھرتے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ سب سے بنیادی کمزوری نفسیاتی کمزوری ہوا کرتی ہے اگر آپ کسی غیر معاشرے سے متاثر ہوجائیں اور یہ سمجھ لیں کہ وہ ایک غالب معاشرہ ہے تو وہیں اس بات کا فیصلہ ہوجاتا ہے کہ آپ کی اقدار نے زندہ رہنا ہے کہ نہیں رہنا۔ پھر رفتہ رفتہ آگے بڑھیں یا تیزی سے آگے بڑھیں یہ محض وقت سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں حقیقت میں ایک دفعہ کسی کا دل نفسیاتی دباؤ میں آجائے اور یہ سمجھ لے کہ غیر اقدار ہم سے زیادہ اعلیٰ اور زیادہ پسندیدہ اقدار ہیں تو وہیں ان کا دین ختم۔ پھر آگے وقت کی بات ہے کہ کتنی دیر میں ان کا ہلاکت کی طرف سفر مکمل ہوگا مگر وہ قدم ہمیشہ بیرونی سمت میں اٹھتے چلے جاتے ہیں پھر ان کی واپسی کم دیکھی گئی ہے۔

اس لئے سب سے پہلے نفسیاتی طور پر خودداری پیدا کریں۔ اور اپنے خاندانوں کو یہ سمجھائیں کہ تمہاری اقدار ذلت کے ساتھ دیکھنے والی اقدار نہیں ہیں بلکہ عزت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرنے والی اقدار ہیں بعض ماں باپ سمجھتے ہیں کہ اب ان بچیوں کو کیسے ہم پردہ کروائیں۔ برقعہ اوڑھائیں، برقعے کی بات تو بہت دور کی بات ہے میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ جب باہر نکلیں تو قرآن کی بنیادی تعلیم پر عمل کریں جو خدا تعالیٰ نے ان کو خوبصورتی عطا فرمائی ہے اس کو دکھائیں تو نہ۔ اس کو دکھا کر لوگوں کی توجہ اپنے بدن کی طرف کیوں کھینچتی ہیں۔ یہ ایک قسم کی پیشکش ہے کہ آؤ اب مجھے چھیڑو، آؤ اور مجھے حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اکثر ایسی بچیاں پھر واقعتاً عملاً اپنے آپ کو غیروں کے لئے پیش کردیا کرتی ہیں کیونکہ غیروں کی لالچ کی نظر ان پر پڑتی ہے اور لالچ کی نظر ڈالنے والے سو ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں اور پھر آخر ان بچیوں کو جیت جایا کرتے ہیں۔

تو یہ ایک بہت خطرناک بات ہے جس کو آپ معمولی سمجھ رہی ہیں یعنی مائیں جن کو معمولی سمجھ رہی ہیں۔ اگر برقعہ نہیں اوڑھ سکتیں تو ان کو یہ بتائیں کہ تم اپنے جسم کی اور اپنے حسن کی حفاظت کرو ایسا لباس اوڑھو جس کی وجہ سے غیر کو دلچسپی پیدا نہ ہو اگر ننگیاں بازوں کا لباس لے کے نکلیں گی تو لازماً غیروں کی نظر اپنی طرف کھینچیں گی دوسرا ان کو یہ سمجھانا چاہئے کہ

اردگرد کی دنیا بالکل بے حقیقت اور بے معنی چیز ہے جو بدنی دلچسپیاں ہیں انہوں نے اس قوم کو تقریباً ہلاک کردیا ہے سب سے خطرناک بیماریاں، غلیظ گندی بیماریاں اس قوم میں اس کثرت سے پھیل رہی ہیں کہ آپ ان کا شمار نہیں کرسکتے ایسے بعض خاندان جنہوں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی ان کو یہ بیماریاں لاحق ہوئیں اگرچہ بہت کم لیکن سمجھ آجاتی ہے کہ اس کا پس منظر کیا ہے۔

چند دن کی زندگی ہے یہ عیش و عشرت کی اس کے بعد ان کے بڈھے ہسپتالوں میں جان دیتے ہیں یا اولڈ ہومز میں جا کے جان دیتے ہیں۔ دس پندرہ سال کا کرشمہ ہے بس اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں اور جب واپسی ہوگی تو سخت حسرت کے ساتھ واپسی ہوگی کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا اور واپسی ضروری ہے لازماً ہم سب نے اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے اور سب کچھ گنوا کر، کھو کر اگر حاضر ہوئے بھی تو پھر آئندہ دنیا میں یہاں کی زندگی کے عمل کچھ بھی کام نہیں آئیں گے۔ اگر کام آئیں گے تو منفی صورت میں کام آئیں گے۔

پس اس پہلو سے میں ایک دفعہ پھر آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ تربیت کی طرف پوری توجہ دیں اور امیر صاحب کینیڈا کا فرض ہے کہ وہ ہر جگہ تربیتی کمیٹیاں مقرر کریں وہ گہرا تجزیہ کریں اور محض ظاہری طور پر یہ توجہ نہ دلائیں کہ جی برقعہ اوڑھو، پردہ کرو بلکہ دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں یہ تبدیلیاں پیدا کرنے میں MTA بھی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اس کا ہم نے انگلستان میں عملاً تجربہ کر کے دیکھا کہ شروع میں بعض شہروں میں بڑی کثرت کے ساتھ ایسے گھر تھے جن میں MTA کا انٹینا نہیں لگا ہوا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ ہمیں کچھ بھی نقصان نہیں ہے۔ صرف چند ایک تھے۔ اللہ تعالیٰ جزاء دے انصار اللہ کے اس وقت کے صدر صاحب کو انہوں نے یہ مہم اپنے ذمہ لی اور کچھ قرضے بھی ان کو میں نے مہیا کئے اس سکیم کو کامیاب کرنے کے لئے کہ ہر شہر میں، ہر گھر میں MTA کا انٹینا لگ جائے اور اللہ کے فضل سے بڑی بھاری اکثریت کے گھروں میں یہ انٹینے لگ چکے ہیں اور ان کے خاندانوں کی کایا پلٹ گئی ہے ان کے بڑے بھی، ان کے بچے بھی جن کا کوئی بھی جماعت سے تعلق نہیں تھا اب اختیار جماعت کے اوپر اُلٹے پڑتے ہیں اب یہاں بھی کل آپ نے وہ نغمہ سنا تھا جو غالباً "سردم سارا چھی چھی اے" وہ یہاں کی بچیوں نے MTA سے سیکھا تھا اور اس کا بہت اچھا اثر طبیعت پہ پڑا لیکن یہ ایک واقعہ نہیں امریکہ میں نے بارہا دیکھا کہ وہاں MTA کا اس سے بھی زیادہ گہرا اثر پڑ چکا ہے اور بچیوں کی کایا پلٹ گئی ہے وہ بیرونی دنیا کو چھوڑ کر جماعت کے اندر کی طرف سفر اختیار کر چکی ہیں۔

تو تربیت محض یہ کہنے سے نہیں ہوگی کہ اچھے کام کیا کرو برے کام چھوڑو۔ کیونکہ اس نصیحت سے بعض دفعہ طبیعتیں اور بھی متنفر ہوجاتی ہیں تربیت کے لئے حکمت عملی کی ضرورت ہے عقل سے کام لیں اور

بچوں کے دلوں میں وہ ہیجان پیدا کریں جو ہیجان ان کو واپس خدا کی طرف کھینچ لائے ایسا اگر کرنے میں آپ کامیاب ہوجائیں جو مشکل کام نہیں رہا اور MTA اس میں انشاء اللہ آپ کی مددگار ہوگی تو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت نمایاں فرق پڑے گا۔

اس کا ایک تجربہ میں نے اپنی ملاقاتوں کے دوران کرکے دیکھا جن بچوں یا بچیوں کے متعلق محسوس ہوا کہ وہ گویا ہمارے نہیں رہے ان سے ضمناً میں نے پوچھا کہ MTA بھی آپ کبھی دیکھتے ہیں تو جواب ملا کہ ہمارے گھر ہے ہی نہیں صاف پتہ چلا کہ MTA کے ہونے اور نہ ہونے کا ایک فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو تربیت کی توفیق بخشے۔

تبلیغ کی طرف توجہ دینے کی بھی بہت ضرورت ہے مگر اس تربیتی حالت میں آپ کیا توجہ دیں گے جب تک تربیت کی حالت بہتر نہ ہو لوگوں کو ایسے گھروں میں داخل کرنا جو خود بے دین ہورہے ہوں ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا۔ جماعت کی تربیت مضبوط کریں۔ اور وہ مضبوط تربیت اپنی ذات میں ایک غیر معمولی کشش کے ساتھ لوگوں کو اپنی طرف کھینچے گی۔ آج تبلیغ کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ اپنے اندر روحانی عادات پیدا کریں اللہ سے تعلق اور محبت پیدا کریں اور وہ ایک ایسی کشش ہے جس کا مقابلہ بیرونی دنیا نہیں کرسکتی وہ کشاں کشاں چلے آئیں گے اگر آپ کے اندر وہ خدائی علامات دیکھیں گے پس صرف بچوں کی تربیت کی طرف نہیں اپنی تربیت کی طرف بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ کریں۔"

بقیہ:- ریجنز کی تشکیل نو

چاہتا تھا اور یہی مرا مقصد تھا جو مجھے حاصل ہورہا ہے۔ تمام ھدایات اردو میں بھی شائع شدہ موجود ہیں مگر انہیں غور سے پڑھا نہیں جاتا۔ جب تک ہم سب داعی الی اللہ نہیں بنیں گے اس وقت تک ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کرسکتے۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ صرف دعوت الی اللہ کافی نہیں بلکہ دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں پھل عطا ہونے کے بعد بھی ہمیں اپنی کارکردگی پر نظر رکھنی چاہیئے اور اپنی خامیوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس سلسلے میں کچھ عرصہ قبل شعبہ تبلیغ کی طرف سے چند ضروری ھدایات صدران مقامی کی خدمت میں ارسال کی گئی تھیں اگر ان کو دوبارہ توجہ سے پڑھا جائے تو ذمہ داری کا احساس بیدار ہونے کے ساتھ ساتھ کام کی راہیں متعین کرنا بھی آسان ہوجاتا ہے۔ تاہم اس کے لئے محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ الغرض محترم امیر صاحب نے دعوت الی اللہ سے متعلق سیر حاصل گفتگو کے ساتھ جملہ عہدیداران کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کام کی رفتار کو تیز کرنے کی تاکید کی اور ایک داعی الی اللہ کی خصوصیات مثالوں کے ساتھ واضح کیں۔

محترم امیر صاحب نے نواحمدیوں سے متعلق عائد ہونے والی ذمہ داریوں کے بارے میں احسن پیرایہ میں مثالوں کے ساتھ وضاحت فرمائی اور آپ نے فرمایا کہ اگر قبولیت احمدیت کے بعد نومبائعین سے رابطہ نہ کیا جائے تو اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے ایک ہرن کو شکار کرنے کے لئے وار کیا جائے اور جب تیر نشانے پر لگے تو اس کا پیچھا کرکے سنبھالا نہ جائے بلکہ اسے اسی طرح زخموں اور مشکلات کی حالت میں چھوڑ دیا جائے۔ انہوں نے بڑے درد اور رقت کے ساتھ فرمایا کہ ہمیں اپنی اولادوں کی تو فکر ہے مگر نواحمدی احباب کی ہمیں کیوں فکر نہیں اور ان کی تربیت کے لئے ہمارے دل میں کیوں تڑپ نہیں؟

پس اجلاسات میں نواحمدیوں کو ان کی اپنی زبانوں میں مواد مہیا کیا جائے کیونکہ ہمارے پاس گیارہ زبانوں میں بلیٹن موجود ہیں۔ اسی طرح ان میں سے امام الصلوۃ مقررہ کرکے انہیں نمازوں میں باقاعدہ کرنے کی کوشش کی جائے کیونکہ اس بات کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ اس ضمن میں امیر صاحب نے ریجنل امراء اور دیگر عہدیداران کو باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہم اس کام کو سرانجام نہیں دیں گے اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ کے افضال و برکات کی جو بارش ہم پر ہورہی ہے ضروری نہیں کہ جرمنی میں انقلاب پر منتج ہو بلکہ ہماری کمزوریوں کے نتیجہ میں یہ بارشیں دوسرے ملکوں پر بھی ہوسکتی ہیں اور وہاں یہ انقلاب آسکتا ہے۔ پس ہمیں ان برکات کی فضا کو برقرار رکھنے کے لئے احسن رنگ میں منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔

جیسا کہ ابتداء میں عرض کیا گیا ہے کہ اسی طرح کی میٹنگز اسی دن ایک ہی وقت میں دیگر چار مراکز میں بھی کی گئیں جن میں ایک ہی ایجنڈا زیر غور لاکر اس پر منصوبہ بندی کے ساتھ عمل کرنے کی تاکید کی گئی۔ ناصر باغ (گروس گیراؤ)، بیت الظفر (کاسل ریجن)، بیت النصر (کولون) اور بیت الرشید (ہمبرگ) میں منعقد ہونے والے یہ اجلاسات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کا نظام وحدانیت کا مظہر ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی خلافت جیسی عظیم نعمت کے نتیجہ میں ایک انگلی کے اشارے پر اس کے تمام امور نہایت منظم طور پر طے پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ رہ کر وحدانیت کی برکات سے استفادہ کرنے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

بقیہ:- سیمنار النور ۱۹۹۷ء

ممبران کولون سے شامل ہوئے اور بعض ممبران ہمبرگ سے براہ راست پہنچے۔ پانچ گھنٹے کے سفر کے بعد یہ قافلہ سوا بجے بعد دوپہر بیت النور نن سپیٹ پہنچا تو امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ مکرم ھبۃ النور صاحب اور مبلغین سلسلہ ہالینڈ نے دیگر احباب کے ساتھ استقبال کیا اور ظہرانہ پیش کیا۔

نماز جمعہ و عصر مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی نے پڑھائیں جس کے بعد تمام ممبران نے بیت النور کے قریب واقع ایک طویل جنگل میں دور تک سائیکل سفر کیا۔ اس دلچسپ سفر سے لطف اندوز ہونے کے بعد بیت النور کے ایک ہال میں شام چھ بجے کے قریب سیمینار کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ جس میں ایجنڈا کے مطابق سب سے پہلے اراکین مجلس عاملہ کی تربیت سے متعلق امور پر بات شروع ہوئی۔ اس موقع پر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم (مبلغ انچارج جرمنی) نے قرآن واحادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور دیگر حوالہ جات سے مزین تقریر فرمائی جس میں انہوں نے جملہ عہدیداران کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور ان کے اپنے عملی نمونہ کی اہمیت پر زور دیا۔ وقفہ برائے طعام و نماز مغرب و عشاء کے بعد دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں انہی امور پر سیر حاصل گفتگو ہوئی اور ممبران نے اپنے اپنے تجارب کی روشنی میں مفید مشورے دیئے جن سے اراکین عاملہ کی تربیت اس طور پر ساتھ ساتھ ہوتی رہے اور وہ دیگر افراد جماعت کے لئے ایک مثالی نمونہ پیش کرسکیں۔ ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ وینکوور سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا وقت ہوگیا چنانچہ ساڑھے دس بجے حضور انور کا خطبہ براہ راست M.T.A سے سننے کے بعد پہلے روز کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرے دن یعنی ۲۰ ستمبر نماز فجر کے بعد سیر اور پھر ناشتہ کے بعد ٹھیک ساڑھے نو بجے پہلے اجلاس کا آغاز ہوا۔ جس میں نوجوانوں کی تربیت اور ان کو درپیش مسائل کے موضوع پر کارروائی شروع ہوئی۔ اس موقع پر عزیزم مکرم عمیر باجوہ صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم اور مکرم نوید حمید صاحب قائمقام سیکرٹری امور خارجہ و اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری اشاعت کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ کی روشنی میں بات چیت ہوئی۔ محترم امیر صاحب نے واضح طور پر کہا کہ ہمیں حقائق کو چھپانے کی بجائے انہیں کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہیئے اور پھر ان مسائل سے خوفزدہ ہونے کی بجائے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کا مقابلہ کرنے کے ساتھ دفاعی طریق اختیار کرتے ہوئے ان کا حل تلاش کرنا چاہیئے کیوں کہ یہ امر اس قدر اہم ہے کہ اس پر بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد ممبران نے ایک بار پھر سائیکلنگ کی اور یہ سفر اس قدر دلچسپ تھا کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے حسین مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے پندرہ بیس کلومیٹر دور سمندر کے کنارے تک جاپہنچے اور قرآنی حکم " سیروا فی الارض " کے تابع راستے میں آنے والے مختلف مقامات کا مشاہدہ کرتے ہوئے واپس بیت النور پہنچ گئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سائیکلنگ کے دوران مقامی لوگ بڑی خندہ پیشانی سے ملتے رہے ان کے اس انداز سے ڈچ قوم کے عمدہ اخلاق کی عکاسی ہوتی تھی۔ شام چھ بجے آج کے دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا اور "نوجوانوں کی تربیت اور ان کو درپیش مسائل" سے متعلق گفتگو کا دوبارہ آغاز ہوا۔ اس سلسلے میں بحث کے دوران بعض تلخ حقائق بھی کھل کر بیان کئے گئے جن کا ہمیں اس مغربی معاشرے میں سامنا ہے۔ محترم امیر صاحب نے دوبارہ فرمایا کہ ان تلخ تجربات و حقائق سے آنکھیں بند کرنا قطعاً درست نہیں ہے اور آئندہ نسل کی تربیت کیلئے ان سب باتوں کو نظر میں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد بیت النور کے احاطہ میں "گرل پارٹی" کا انتظام کیا گیا تھا جس میں باہمی پیار و محبت کی فضا میں ہر دو ممالک کے ممبران عاملہ نے حظ اٹھایا اور "حسب استطاعت" استفادہ کیا۔ رات دس بجے کے قریب آخری اجلاس ہوا جس میں جاری موضوع میں پیش کئے جانے والے مسائل کے حل سے متعلق مفید مشورے اور تجاویز زیر غور آئیں اور ان پر عمل درآمد سے متعلق امور کا جائزہ لیا گیا اور ان مفید مشوروں کے ساتھ دوسرے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

۲۱ ستمبر یعنی تیسرے اور آخری دن نماز فجر، سیر اور ناشتہ کے بعد ساڑھے نو بجے اجلاس کے آغاز میں گذشتہ رات کی باقی رہ جانے والی کارروائی مکمل کی گئی اور پھر مجلس عاملہ جرمنی کا معمول کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ ایجنڈا کے مطابق سابقہ اجلاس عاملہ کی رپورٹ اور اس کی توثیق کے بعد جو امور زیر بحث آئے ان میں زیادہ تر تبلیغ سے تعلق رکھتے ہیں کیوں کہ اس وقت اس شعبہ کی طرف توجہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور احباب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہشات کی تکمیل کے لئے ٹھوس بنیادوں پر اور تیز رفتاری سے کام کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔

معمول کے دیگر پروگراموں اور دیگر شعبہ جات کے جائزہ پر مشتمل بات چیت کے بعد ڈیڑھ بجے بعد دوپہر یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس سیمینار کے مقاصد میں کامیابی اور برکات عطا فرمائے اور دوررس نتائج ظاہر فرمائے جس سے کہ جملہ امور سے عہدہ برآ ہونے میں مدد ملتی رہے۔ آمین۔

سیمنار کے اختتام کے بعد ڈچ احمدی مکرم عبدالحمید صاحب نے وسیع پیمانے پر اراکین کو ظہرانہ پیش کیا جو ان کی اہلیہ محترمہ نے خاص طور پر اپنے گھر پر تیار کیا تھا۔ جزاھم اللہ و احسن الجزاء۔ اس کے بعد سوا تین بجے سہ پہر مجلس عاملہ کا قافلہ جرمنی کے لئے واپس روانہ ہوا اور نو بجے بخیریت مسجد نور فرینکفرٹ پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔ ہالینڈ میں سہ روزہ قیام کے دوران جماعت احمدیہ ہالینڈ نے مہمان نوازی کے مقدس جذبے کے ساتھ بے حد خدمت سرانجام دی اور ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا اور باوجود اس کے کہ یہ خالصتاً جماعت احمدیہ جرمنی کا اپنا پروگرام تھا مقامی احباب جماعت نے انتظامات کے سلسلے میں بہت کام کیا۔ اس کے لئے محترم امیر صاحب صاحب ہالینڈ، مبلغین سلسلہ ہالینڈ اور مقامی احباب جماعت دعاؤں اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اجر عطاء فرمائے۔ آمین۔ آخر پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس روز (اتوار کو) باوجود عام تعطیل کے ایک ڈچ احمدی دوست مکرم فہیم احمد صاحب نے اپنی دکان کھولی تاکہ جرمنی سے آئے ہوئے مہمانان جو تین دن مصروف رہے تھے اپنی اپنی پسند کے مطابق سفر کی یادگار کے طور پر خریداری کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزاء دے۔

ہیلو، ہائے یا السلام علیکم

اسلام کی حسین تعلیم میں ہر کام کی ابتداء دعائیہ کلمات سے کی جاتی ہے چنانچہ ابتدائے کلام میں بھی السلام علیکم کے کلمات سکھائے گئے ہیں۔ یہاں مغربی ماحول میں چونکہ مختلف طریق رائج ہیں جس سے بعض مسلمان بھی متاثر ہو کر السلام علیکم کی حسین اور جامع دعا کو نظر انداز کر بیٹھتے ہیں اور ہیلو، ہائے وغیرہ قسم کے الفاظ استعمال کرتے ہیں حتیٰ کہ یہ الفاظ ان کی نسلوں میں بھی رائج ہوتے ہوتے اسلام کی تعلیم سے دوری کا موجب بن جاتے ہیں محترم عبدالرزاق صاحب (Offenbach) نے قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ سے مختلف حوالہ جات کے ذریعہ اس دعا کی اہمیت و افادیت کو پیش فرمایا ہے۔ جو تربیتی نقطہ نظر سے پیش خدمت ہے ___ (مدیر)

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مسلمان جب بھی ایک دوسرے سے ملیں تو خندہ پیشانی سے ملیں۔ باہمی اخوت اور خوشی کا مظاہرہ کریں۔ اس کی عملی صورت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے ایک دوسرے کے لئے خیر و عافیت چاہیں اور امن و سلامتی کی دعا کریں۔ یہ آسان ترکیب "السلام علیکم" کے الفاظ بابرکات میں مضمر ہے۔ ایک مسلمان یہ کہہ کر پہل کرے اور دوسرا "وعلیکم السلام" کہہ کر وہی دعا پہلے مسلمان بھائی کے لئے دہرائے یہ طریق "ہیلو، ہائے" وغیرہ کہنے سے کہیں بہتر ہے۔ اس پر معنوی لحاظ سے تفصیلی بحث ایک فاضل مضمون نگار "الفضل" ربوہ میں "ہیلو یا سلام" کے عنوان کے تحت دے چکے ہیں۔ ذیل میں قرآن مجید اور احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ تاکہ قارئین کرام استفادہ کر سکیں۔ وباللہ توفیق۔

۱۔ مومنوں کو سلام کی بشارت۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم سورۃ الانعام آیت ۵۵ میں فرماتا ہے۔

"اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیت پر ایمان لاتے ہیں تو تو انہیں کہہ کہ تم پر ہمیشہ سلامتی ہو تمہارے رب نے اپنے آپ پر (تمہارے لئے) رحمت کو فرض کر لیا ہے۔ اس طرح کہ تم میں سے جو کوئی غفلت میں کوئی بدی کر بیٹھے گا پھر وہ اس کے بعد توبہ کرلے گا اور اصلاح کرلے گا تو اس (خدا) کی صفت یہ ہے کہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔"

۲۔ اہل خانہ کو سلام کا حکم۔ دوسرے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت اور سلام کا حکم۔

سورۃ النور آیت ۲۸ میں ارشاد خداوندی ہے۔ "اے مومنو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور داخل ہونے سے پہلے ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا اور اس فعل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نیک باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو گے۔"

۳۔ اہل جنت کو سلام کی بشارت۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور ان کو سلام کہا جائے گا جو بار بار رحم کرنے والے رب کی طرف سے ان کی طرف پیغام ہوگا۔ (سورۃ یٰسین آیت ۵۹)

۴۔ مومنوں کو فرشتوں کے ذریعے سلامتی ہی سلامتی کا پیغام۔

"(ہر قسم کے) فرشتے اور (کامل) روح اس (رات) میں اپنے رب کے حکم سے تمام دینی امور لے کر اترتے ہیں پھر فرشتوں کے (اترنے کے بعد تو) سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ حال صبح صادق کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔" (سورۃ القدر آیت ۵۔۶)

(تمام آیات کا ترجمہ تفسیر صغیر سے لیا گیا ہے)

اس ضمن میں چند احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ تحریر خدمت ہے۔

۱۔ بخاری میں یہ حدیث منقول ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ کھانا کھلانا اور واقف / ناواقف کو سلام کرنا۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک کہ مومن نہ بن جاؤ اور مومن نہیں بن سکتے جب تک آپس میں باہمی محبت اور الفت پیدا نہ ہو اور کس چیز سے محبت اور الفت پیدا ہوگی وہ ہے "افشو السلام" کہ سلام کو عام کرو اور پھیلاؤ۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔

- ★ جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔
- ★ جب وفات پا جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔
- ★ جب دعوت کرے تو اسے قبول کرے۔
- ★ جب اسے چھینک آئے اور الحمدللہ کہے تو جواب میں "یرحمک اللہ" کہے۔
- ★ جب سلام کرے تو بہتر طور پر جواب دے۔
- ★ سامنے اور پیچھے خیر خواہی کرے۔ (بدخوئی۔ بدگمانی نہ کرے۔) (سنن نسائی)

۴۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تین چیزیں جمع کرلیں اس نے ایمان مضبوط کیا۔

۱۔ اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرنا۔

۲۔ سب کو سلام کرنا۔

۳۔ تنگ دستی میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا۔ (بخاری)

۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں ہمارے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے "السلام علیکم" کہا آپ نے سلام کا جواب دیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ "عشر" یعنی اس شخص کو دس نیکیاں ملیں۔ اس کے بعد دوسرا شخص آیا اس نے کہا "السلام علیکم و رحمۃ اللہ" آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "عشرون" یعنی اس شخص کو بیس نیکیاں ملیں۔ اس کے بعد تیسرا شخص آیا اس نے کہا "السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ" آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "ثلاثون" یعنی اس شخص کو تیس نیکیاں ملیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

آداب سلام

- ★ ہر چھوٹا بڑے کو سلام میں پہل کرے۔
- ★ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔
- ★ تھوڑے لوگوں کی جماعت زیادہ لوگوں کی جماعت کو سلام کرنے میں پہل کرے۔
- ★ سواری پر چلنے والے پیدل چلنے والوں کو سلام کریں۔

بچوں کو بھی سلام کرنے کا طریق سکھایا جائے اور انہیں اس امر کی ترغیب اس طرح بھی دی جاسکتی ہے کہ ان کو خود سلام کہنے کی عادت ڈالی جائے یہ عادت رفتہ رفتہ اتنی پختہ ہوجائے کہ ہر ایک کی خواہش ہو کہ وہ سلام کرنے میں پہل کرے۔ جو شخص سلام کرنے میں پہل نہیں کرتا اسے سمجھنا چاہیئے کہ یہ وسعت قلبی کے متضاد بات ہے گویا۔ بخیل ہے۔

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں سلام کثرت سے کرتے تھے۔ اگر کسی وقت کوئی چیز حائل ہوجاتی یا صحابہ کرام کسی درخت کی آڑ میں چھپ جاتے اور پھر سامنے ہوتے تو دوبارہ سلام کرتے اور بعض صحابہ تو سلام کو عام کرنے کے لئے بازاروں میں جاتے تاکہ زیادہ لوگ ملیں اور سلام کی کثرت ہو۔

★ السلام علیکم کی ادائیگی زبان سے کرنی چاہیئے۔ آواز اتنی اونچی ہو کہ جس کو آپ سلام کر رہے ہوں وہ سن سکے۔ اگر ساتھ لوگ سو رہے ہوں تو اتنی بلند آواز سے کہیں کہ سونے والوں کی نیند میں خلل نہ ہو۔ ذیل کی حدیث میں اسوۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سلام کے جامع اصول کی وضاحت کی گئی ہے۔

حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ دودھ رکھا کرتے تھے۔ جب رات کا کچھ حصہ گذر جاتا تو آپ تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ جاگنے والے سن لیں اور سونے والا جاگے نہیں۔ اسی طرح فرمایا اگر کسی مجلس میں جانے کا اتفاق ہو یا کوئی جماعت قریب سے گذرے تو پوری مجلس یا جماعت کو سلام کریں۔ فرداً فرداً کسی کا نام لے کر سلام نہ کریں۔ (مسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کا گروہ گذر رہا ہو ان میں اگر ایک شخص بھی سلام کردے تو سب کی طرف سے کافی ہے۔ (ابوداؤد)

ان تمام احادیث سے سلام کی ضرورت۔ اہمیت اور طریق کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر پہلے سے زیادہ عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ معمولات زندگی میں گفتگو کا آغاز سلام سے کریں۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بجے تو ریسیور اٹھانے پر "ہیلو" کی بجائے السلام علیکم کہیں اور جو عزیز و اقارب، دوست احباب اس امر کو کسی وقت بھول جائیں تو انہیں مناسب طریق اور وقت پر سمجھا دیا جائے کیونکہ فذکر ان نفعت الذکری کے مطابق یاددہانی کراتے رہنا چاہیئے کیونکہ اس سے ضرور نفع بخش نتائج نکلتے ہیں۔ دوسری جگہ آتا ہے کہ یاددہانی ضرور بر ضرور مومنوں کو نفع اور فائدہ بخشتی ہے۔ اور اسلامی طریقے ان کی زندگی کا جزو بن جاتے ہیں۔

بقیہ: تحریک جدید۔ ایک بابرکت الٰہی تحریک

میں شامل کرنے کے لئے تجدید کے مطابق وعدہ جات کا کام مکمل کیا جائے اور بچے بڑے سب کو شامل کیا جائے دوسرے وعدہ جات کو معیاری بنانے کے لئے ماہانہ آمد کا ۱/۵ سالانہ وعدہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور تیسرے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارشاد کے مطابق بزرگوں کی قربانیوں کو زندہ رکھنے کی کوشش کی جائے۔ اگر ہم ان باتوں پر عمل کرلیں تو بیس پچیس لاکھ کا ٹارگٹ بالکل معمولی بات ہوجائے گی۔

اسی طرح والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اولادوں کو بھی اس مالی قربانی میں آگے لانے کے لئے کوشش فرمائیں اس ضمن میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد پیش کرنا مناسب ہوگا حضور فرماتے ہیں "مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ہزہا احمدی بچے بڑے ہو کر مالی قربانی میں شامل ہوئے کہ بچپن میں ان کی ماؤں نے ان کو تحریک جدید کے نظام میں شامل کردیا تھا اور یہ بہت دیرپا اثرات ہیں جو تحریک جدید کے چندوں کے ظاہر ہوئے اور جو نسلیں قربانیوں میں آگے بڑھ رہی ہیں ان میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا شامل ہے۔ جن کو آغاز میں تحریک جدید سے مالی قربانیوں کے چسکے پیدا ہوئے اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسا چسکا پڑ گیا کہ پھر وہ رہ نہیں سکتے تھے چندوں کے بغیر۔ اس لئے تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے اسے ضرور زندہ رکھنا چاہیئے اس کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی اور قیامت تک اس کو یاد بھی رہنا چاہیئے۔"

(بحوالہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰ جون ۱۹۹۷ء)

بطور یاددہانی یہ بھی عرض ہے کہ تحریک جدید سے متعلق سفارشات مطالبات جو کہ قبل ازیں اخبار احمدیہ میں شائع کئے جاچکے ہیں ان کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ اسی طرح جن جماعتوں نے عشرہ وصولی منالیا ہو۔ اس کی رپورٹ بھی جلد ارسال فرمائیں۔ نیز ان چند باقی ایام میں سو فیصد وصولی کی بھرپور کوشش کی جائے کہ کوئی دوست اس مالی جہاد میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے امام کے ارشاد کی کماحقہ تعمیل کرکے تقاضیات ان برکات سے حصہ پانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

> سب کچھ تیری عطاء ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے
> تو نے ہی میرے جانی خوشیوں کے دن دکھائے
>
> (حضرت امام مہدی آخر الزماں)